تفسیر عثمانی

ڈاکٹر زیتون بیگم

برصغیر پاک و ہند کے اکثر علماء کرام کا تذکرہ نویس جب مستقبل میں بیسوی صدی کے جلیل القدر علماء فضلاء ادباء، فقہاء، مفسرین، محدثین، متکلمین کا تذکرہ مرتب کرے گا تو وہ اسے علامہ شبیر احمد عثمانی کا ذکر کئے بغیر نہ کر سکے گا۔

علامہ شبیر ۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے مشہور شہر بجنور میں پیدا ہوئے ۔ آپ کا نام فضل اللہ مدعو شبیر احمد کنیت پھول ابا' اور لقب عثمانی' علامہ اور شیخ الاسلام ہے۔ (۱)

آپ کا شجرہ نسب تینتالیس واسطوں سے حضرت عثمان غنیؓ سے جا ملتا ہے۔ (۲) آپ علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد محترم مولانا فضل الرحمٰن اپنے زمانے کے فاضل اردو ادب کے ماہر اور ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے۔ (۳)

آپ کی تعلیم کا آغاز سنہ ۱۳۱۲ھ میں حافظ محمد عظیم دیو بندی کے سامنے بسم اللہ سے ہوا۔ (۴)بعد ازاں آپ نے اردو' عربی' فارسی' حدیث' تفسیر' فقہ' علوم عقلیہ و نقلیہ' علم الوارثۃ و الفرائض' علم الحساب (۵) دارالعلوم دیوبند کے جلیل القدر اساتذہ کرام سے حاصل کیے۔

تحصیل علم کے بعد دارالعلوم دیوبند' مدرسہ فتح پور دھلی (۶)جامعہ ڈابیل' جامعہ عثمانیہ حیدر آباد

(۷) دارالعلوم الاسلامیہ کراچی (۸) میں تدریسی فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ مذکورہ مدارس میں اعلیٰ انتظامی فرائض بحیثیت صدر و مہتمم انجام دیئے۔ (۹)

آپ نے تدریسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ثقافتی و سماجی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ آپ نے انجمن "جمعیت اخوت اسلامی" اسلامک ایجوکیشنل سو سائٹی" "پاکستان عرب ثقافتی انجمن" وغیرہ کی بنیاد ڈالی (۱۰)

آپ نے جنگ ملتان، تحریک ریشمی رومال، تحریک خلافت، تحریک ترک موالات، جمعیت انصار، جمعیت علمائے ہند، مجلس علمائے پاکستان، اور جمعیت علمائے اسلام میں شرکت کے علاوہ تحریک پاکستان کی کامیابی کے لیے ملک کے طول و عرض میں دورے کیے اور تقاریریں کیں (۱۱) پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قانون اسلامی کی تجویز پاس کرائی (۱۲) اور آپ کی انہی خدمات کے اعتراف کے طور پر ہی قائد اعظم نے افتتاح پاکستان کی تقریب میں پرچم کشائی کی رسم علامہ عثمانی کے ہاتھوں کروائی (۱۳)

آپ نے ۲۱ صفر سنہ۱۳۶۹ بموافق ۱۳ دسمبر سنہ۱۹۴۹ بروز منگل چونسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور اسلامیہ کالج کراچی کے صحن میں مدفون ہوئے۔ (۱۴)

علمی خدمات

علامہ نے علمی ورثے میں بہت سی نادر کتب کا اضافہ کیا، جن میں تفسیر قرآن کریم، فضل الباری شرح صحیح بخاری، فتح الملہم، شرح صحیح مسلم، حجاب شرعی، صدائے ایمان، اعجاز القرآن، الروح فی القرآن، العقل والنقل، المعراج فی القرآن، اسلام کے بنیادی عقائد، مجموعہ رسائل ثلاث، مسالۃ تقدیر وغیرہ معروف تالیفات ہیں آپ کے سیاسی و علمی خطبات اور خطبات عثمانی اور سرکاری و نجی خطوط "انوار عثمانی" کے نام سے منصہ شہود پر آچکے ہیں۔

علامہ عثمانی کا علمی مقام ہر مکتب فکر کے ہاں مسلم ہے، آپ کی علمی قابلیت کے اعتراف کے طور پر آپ کو "ڈاکٹریٹ کے اعزازی" ڈگری دی گئی اخبار زمیندار مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء لکھتا ہے: (۱۵)

۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ بروز پیر، زیر صدارت سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب یونیورسٹی، یونیورسٹی پنجاب لاہور کی کانووکیشن (تقسیم اسناد) کا جلسہ ہوا جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا سب سے پہلے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی مرحوم کو فاضل علوم شرقیہ (۱۶) کی ڈگری دی گئی رجسٹرار

یونیورسٹی احترام کے طور پر کھڑے ہوگئے اور فاتحہ خوانی کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

تفسیر عثمانی

تفسیر عثمانی کا آغاز شیخ الهند مولانا محمود الحسن نے کیا۔ ابھی سورۃ آل عمران یا دوسری روایت کے مطابق "سورہ النساء" تک لکھی تھی کہ دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اس کی تکمیل مولوی مجید حسن "مالک اخبار مدینہ بجنور" کے اصرار پر علامہ عثمانی نے تین سال کی شب و روز محنت شاقہ سے ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ ہجری میں دیوبند کے مقام پر کی۔ علامہ عثمانی لکھتے ہیں:

"اس رب کریم کا شکر کس زبان سے ادا کروں جس کی خالص توفیق تیسر سے آج یہ مہتمم بالشان کام انجام کو پہنچا۔ الٰہی آج عرفہ کے مبارک دن ۹ ذلحجہ اور وقوف عرفات کے وقت میں تیرے کلام پاک کی ایک مختصر سی خدمت جو محض تیرے فضل و اعانت سے اختتام پذیر ہوئی تیری بارگاہ قدس میں عجز و نیاز پیش کرتاہوں"۔(۱۸)

تفسیر عثمانی اپنے اختصار' جامعیت' معقول و دلنشیں شگفتہ وسہل اسلوب کی بناء پر بے حد مقبول ہوئی۔ اسے تفسیری فوائد یا حواشی کا نام دیا گیا ہے ہندوستان میں ایک رسم ہوگئی ہے کہ قرآن کریم کے حاشیہ پر جو تفسیر پیش کی جاتی ہے اس کو حواشی یا فوائد کے نام سے شہرت دی جاتی ہے خواہ وہ فوائد کتنے ہی مبسوط اور جامع یا موجز ومتوسط ہوں اور جو آیات کے درمیان لا کر پیش کی جائے مثل تفسیر جلالین اسے تفسیر کہتے ہیں۔ مجھے اس سے اختلاف ہے کیونکہ اس تفسیر کے اصل معنی اظہار و بیان کے ہیں۔ تفسیر کا مادہ سہ حرفی لفظ "فسر" ہے جس کے لغوی معنی ہیں واضح کرنا' کھول کر بیان کرنا' قرآن حکیم میں ہے وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْراً "اس آیت میں تفسیر بے حجاب کرنے کو کہتے ہیں تفسیر کرتے وقت بھی مشکل الفاظ کے مفہوم و معانی کو ایک طرح بے حجاب کیا جاتا ہے"۔

اصطلاح میں تفسیر اس علم کا نام ہے جس میں احوال قرآن بیان کئے جاتے ہیں۔اور بقدر طاقت بشریہ الفاظ سے جو کچھ خدائے پاک کی مراد ہے ظاہر کی جاتی ہے۔ ابوحیان بحرالمحیط میں یوں وضاحت کرتے ہیں۔

"تفسیر ایک ایسا علم ہے کہ جس میں الفاظ قرآن کی کیفیت' نطق اور الفاظ کے معانی اور ان کے افرادی اور ترکیبی حالات اور ان کے تتمات کا بیان ہو"۔ (۲۰)

مذکورہ بالا تعریف کی روشنی میں علامہ عثمانی کے تفسیری فوائد و حواشی کو تفسیر کہنا زیادہ مناسب ہے۔ جیسا کہ حکومت کابل اور سعودی عرب نے اسے تفسیر کے طور پر شائع کیا ہے۔

طباعت

تفسیر عثمانی حسب اقتضائے مقامات مختصر' متوسط اور مبسوط ہے اس کا منہج تفسیر ماثور ہے۔ تفسیر ماثور سے مراد وہ تفسیر ہے جس میں نصوص اور آثار کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ علامہ عثمانی نے قرآنی آیات کے تشریح اور تفسیر میں قرآن' حدیث' اقوال صحابہ اور تابعین کے حوالے منضبط کیے علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

"میرا نقطہ خیال یہ تھا کہ باوجود قلت بضاعت و استطاعت قرآن کریم مطالب احادیث اور اقوال السلف کے دائرہ میں محدود رہ کر ایسے سلیس اور رواں نیز معقول اور دلنشیں طرز میں ادا کیے جائیں کہ خدائے مہربان کے بندوں کے دلوں میں معارف وبصائر قرآنی کی طرف ایک خصوصی کشش پیدا ہو جائے"

علامہ شبیر احمد عثمانی "فصل لربک وانحر(الکوثر آیت ۲ ص۸۰۴ ف۸)کے تفسیر لکھتے ہیں:

"بدنی و روحانی عبادات میں سے بڑی چیز نماز ہے اور مالی عبادات میں قربانی ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے کیونکہ قربانی کے اصل حقیقت جان کا قربان کرنا تھا' جانور کی قربانی کو بعض حکمتوں اور مصلحتوں کی بنا پر اس کے قائم مقام کر دیا گیا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کے قصہ سے ظاہر ہے' اسی لئے قرآن میں دوسری جگہ بھی نماز اور قربانی کا ذکر ساتھ ساتھ کیا ہے (قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ) (تفسیر عثمانی ص۸۰۴ ف۸) تفسیر القرآن بالقرآن کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر عثمانی ص۵۹۲ ف۶ "اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ"(سورہ یاسین آیت ۶۵) ص۵۸۷' ف۴ "لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ"(سورہ یاسین آیت ۲)ولباسهم فیها عربی کی شرح میں ذکر کرتے ہیں:

"سونا اور ریشم مسلمان مردوں کے لئے وہاں ہے حضورؐ نے فرمایا: جو کوئی مرد ریشمی کپڑا پہنے دنیا میں نہ پہنے آخرت میں"(ص ۴۸۴ ف ۵ - سورہ فاطر آیت ۳۳)

تفسیر بالحدیث کی مزید تفصیل کے لئے دیکھیے تفسیر عثمانی ص ۶۵ ف۲ "زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ"ص ۷۰۹ ف۹' "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ" "فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ کی شرح میں یوں رقمطراز ہیں:

"دھویں سے کیا مراد ہے ؟ اس میں سلف کے دو قول ہیں ابن عباسؓ وغیرہ کہتے ہیں کہ قیامت کے قریب ایک دھواں اٹھے گا جو تمام لوگون کو گیریگا ۔ جس سے زکام سا ہو جائیگا اور کافر و منافق کے دماغ میں گھس کر بے ہوش کر دیگا... اور ابن سعودؓ زور و شور کے ساتھ دعوی کرتے ہیں کہ آیت سے مراد وہ دھواں ہے جو علامت قیامت میں سے ہے ... گرد و غبار وغیرہ چڑھ کر آسمان پر دھواں سا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس کو یہاں پر دخان سے تعبیر فرمایا۔

(ص ۶۵۹' ف۹' (سورہ الدخان آیت ۱۰)

اقول سلف کی مزید تفصیل کے لئے رجوع کریں ۔ ص۳۷۳ ف ۲"سُبْحٰنَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیلًا" (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱)

ب -- تفسیر بالرائے کی تردید کرتے ہیں ان کے ہاں وہی تفسیر قابل قبول ہے جو صحابہ کرام اور تابعین عظام سے منقول ہو "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا" (ص ۸۰ ف۶) کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"یعنی سب مل کر قرآن کو تھامے رہو جو خدا کی مضبوط رسی ہے یہ رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی ہاں چھوٹ سکتی ہی ... لیکن تمسک بالقرآن کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کو اپنی آراء کا تختہ مشق بنا لیا جائے بلکہ قران کریم کا مطلب وہی معتبر ہوگا جو احادیث اور سلف صالحین کی متفقہ تصریحات کے خلاف نہ ہو"

ج -- علامہ عثمانی کسی سور کا پس منظر یا شان نزول بیان نہیں کرتے بلکہ بغیر کسی تمہید کے آیت کا مفہوم و تشریح آیت بایت فوائد نمبر دے کر کرتے چلے جاتے ہیں اور سورت کے اختتام پر تم سورۃ بفضلہ ومنہ یا تم سورۃ النمل = وللّٰہ الحمد ومنہ لکھتے ہیں ۔

د -- علامہ عثمانی اپنی تفسیر کے دوران خاص نکتے کی طرف متوجہ کرنے کے لئے تنبیہہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں ملاحظہ کریں تفسیر عثمانی ص ۱۲۲ف اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ (سورہ المؤمن ۶) ص۶۸۹ ف۵ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (سورۃ ق : ۱۸) ص ۷۹۴ ف۶) وَلَسَوْفَ یَرْضٰی (سورہ الضحیٰ ۲۱)

ہ -- علامہ عثمانی تفسیر کی تحقیق و استدلال میں مراجع و مصادر کا بھی ذکر کرتے ہیں ۔ اہم مراجع میں کتب صحاح ستہ' تفسیر طبری' تفسیر ابن کثیر' تفسیر رازی' تفسیر حقانی' روح المعانی ' تفسیر عزیزی' تفسیر جلالین' بحر المحیط' بیان القرآن' سیرت محمد' ابن اسحاق' فتح القدیر' رد المختار' کتاب الفصل لابن حزم' تلخیص ذھبی' زیلعی کی تخریج ھدایہ' الیواقیت والجواہر للشعرانی' بدائع الفوائد لابن قیم' مستدرک لحاکم' شرح وقایہ' فتاوی عالمگیری' کتاب سیبویہ' دائرۃ المعارف وجدی' اور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا شامل ہیں۔

تفسیر عثمانی کی نمایاں خصوصیات

ا۔۔ فقہی مسائل

ا۔ فقہ حنفیہ سے استنباط : تفسیر عثمانی کی مدار فقہ حنفیہ اور اہل سنت والجماعت کے مسلک پر ہے ۔ علامہ عثمانی نے احکام فقیہ کے تحت اچھے اور ضروری مسائل بیان کئے ہیں بعض جگہ استنباط احکام کے لطیف اشارات و نکات کا ذکر بھی ہے ۔

علامہ عثمانی یتیموں کا مال ان کے حوالے کرنے کے مسئلے میں آیت وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا" فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فرماتے ہیں ۔

"یتیموں کے سرھانے اور آزمانے کی عمدہ صورت یہی ہے کہ کم قیمت معمولی چیزوں کی ان سے خرید و فروخت کروائی جائے اور اس کا طریقہ ان کو بتایا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ کی بیع و شرا ولی کی اجازت سے جو ہوگی وہ درست ہوگی ۔ امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہی کہ پچیس برس کی عمر تک انتظار کرو ۔ اس درمیان میں جب اس کو سمجھ آجائے مال اس کے حوالے کردو' ورنہ پچیس سال پر ہر حال میں اس کا مال اس کو دو پوری سمجھ میں آئے یا نہ آئے (ص۱۰۰ ۱۰۱ = النساء ٦)

مطلقہ عورت کے نفقہ وسکنی کے مسئلے میں فقہ حنفی کی تائید کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

"اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ" (ص ر ۷۴۷ ف ا ۔ الطلاق ٦)

مرد کے ذمہ ضروری ہے کہ مطلقہ کو عدت تک رہنے کے لے مکان دے اس کو سکنی کہتے ہیں اور جب سکنی واجب ہے تو نفقہ بھی اس کے ذمہ ہونا چاہیے کیونکہ عورت اتنے دنوں تک اسی کی وجہ سے مکان میں قید و محبوس رہے گی ... حنفیہ کے نزدیک یہ حکم سکنی اور نفقہ کا ہر قسم کی مطلقہ کو ہے رجعیہ کی قید نہیں ۔(۲)

حالت احرام میں شکار کے مسئلہ کا استنباط یوں کرتے ہیں۔

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ"(المائدۃ : ۹ر ص ۱۶۳ ف ٦)

"حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر احرام میں شکار پکڑا تو فرض ہے کہ چھوڑ دے۔ اگر مار دیا تو دو صاحب بصیرت اور تجربہ کار معتبر آدمیوں سے اس جانور کے قیمت لگوائے۔ اس قدر قیمت کا مواشی میں سے ایک جانور لے کر (مثلاً" بکری ' گائے ' اونٹ وغیرہ) کعبہ کے نزدیک حدود حرم میں پہنچا کر ذبح کرے۔ اور خود اس میں سے نہ کھائے۔ یا اسی قیمت کا غلہ لے کر محتاجوں کو فے صدقۃ الفطر کے

مقدار تقسیم کر دے یا اتنے ہی دنوں کے روزے رکھے"۔

مزید تفصیل کے لئے رجوع کریں تفسیر عثمانی ص۷۲ ف۷ "اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ..." (آل عمران : ۵۵) ص ۱۴۳ ف ۲ "فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ" (المائدہ : ٦) ص ٦٧٨ ف ٨ "وان تتولوا يستبدل قوما" غيركم ثم لا يكونوا امثالكم (سورہ محمد : ۳۸) ۔ ص۷۳۳ ف۷ وآخرين منهم لما يلحقوا بهم (سورہ جمعہ :۳) ۔ ص۱۴۲ ف۶ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ (المائدہ :۴)

۲ --- عقائد باطلہ کی تردید

علامہ عثمانی کسی فرقے اور مذہب کا نام لئے بغیر عقائد باطلہ کی تردید عقلی و نقلی دلائل سے کرتے ہیں ۔ دیکھیے تفسیر عثمانی ص۷۲ ف۵ "اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا" (سورہ التغابن : ٦) "قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" ص۵۸۵ ف۸ (فاطر:۴۰) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" ص۸۰۷ ف٦ (الاخلاص : ۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ ص ۸۰۷ ف۷ (الاخلاص : ۲) "ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ" ص ۱۶۹ ف۷ (الانعام :۱) "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" ص ۷۰۱ ف ۱۲ (القمر :۱) "وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ" ص۳۲۸ ف۷ (یوسف : ۱۰۶) قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ٦٠٦ ف ۳ (الشوری :۲۳)

۳ --- رد اسرائیلیات

علامہ عثمانی اپنی تفسیر میں اسرائیلی روایات اور من گھڑت قصوں کی تائید نہیں کرتے جو درایت کے خلاف میں یا ان کی تائید کسی صحیح حدیث سے نہیں ملتی :

داود علیہ السلام کے متعلق اسرائیلیات کی تردید دیکھیے وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ص ٦٠٤ ف۱ (ص : ۲۱) "فاستغفر ربه وخر راكعا" و اناب (ص ۶۰۵ ف٦ ص :۲۴)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں میں بے سروپا قصوں کی تردید کرتے ہوئے تفسیر "وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ" ص ف (ص : ۳۴) میں لکھتے ہیں ۔

"اکثر مفسرین نے اس موقع پر بہت بے سروپا قصہ سلیمانؑ انگشتری اور جنوں کے نقل کیے ہیں جسے دلچسپی ہو کتب تفسیر میں دیکھ لے ۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں "وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ" ص۶۰۷ ف۲ (سورہ ص : ۴۱) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"قصہ لوگوں نے حضرت ایوبؑ کی بیماری کے متعلق جو افسانے بیان کیے ہیں اس میں مبالغہ بہت ہے ...

اسی قدر بیان قبول کرنا چاہیے جو منصب نبوت کے خلاف نہ ہو۔

۴ --- اجماعی مسئلہ کو ترجیح دیتے ہیں

قرآنی آیات سے مسائل کا استنباط کرتے ہوئے اجماعی مسئلہ کو ترجیح دیتے ہیں تفسیر "اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ ... ص ۱۴۳ ف ۲ (آل عمران : ۵۵) میں عثمانی نقل کرتے ہیں ۔

"امت مرحومہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جب یہود نے اپنی ناپاک تدبیریں دلحہ کرلیں تو حق تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا ...بہر حال آیت حاضرہ میں جمہور کے نزدیک توفی سے موت مراد نہیں ...حافظ ابن حجر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور ابن کثیر وغیرہ نے حدیث نزول کو متواتر کہا ہے۔

واقعہ میں "سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ" ص ۳۷۳ ف ۲ (بنی اسرائیل : ۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"یہ واقعہ اسراء میں رائج مذہب یہی ہے کہ واقعہ اسراء حالت بیداری میں بجسدہ شریف ہوا"۔

۵ --- اسناد پر جرح وتعدیل

علامہ عثمانی کہیں کہیں سند کا بھی تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ سکنی و نفقہ کی تفسیر میں فاطمہ بنت قیس کی روایت کے بارے میں نقل کرتے ہیں "یاد رہے کہ نسائی۔ طبرانی اور احمد کی بعض روایات میں فاطمہ بنت قیس نے حضورؐ کا صریح ارشاد نقل کیا ہے کہ سکنی اور نفقہ صرف اس مطلقہ کے لئے ہے جس سے رجعت کا امکان ہو۔ ان روایات کے سندیں زیادہ قوی نہیں زیلعی نے رخریج معدایہ میں اس پر بحث کی ہے "فلیراجع" ص ۷۴۱ ف ۱ (الطلاق : ۶)

۶ --- اعتدال کی راہ

علامہ عثمانی تفسیری مسائل کے بیان میں معتدل راہ اختیار فرماتے ہیں اور ہر آیت میں احتیاط سے کام لیتے ہیں "وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ" ص ۲۰۱ ف ۴ (الاعراف : ۹) کی تفسیر میں میزان کی ہیت کی تفصیل میں یوں رقمطراز ہیں :

"نصوص سے ہم کو اس قدر معلوم ہو چکا ہے کہ وزن ایسی میزان کے ذریعے ہوگا جس میں کفتین اور لسان وغیرہ موجود ہیں لیکن وہ میزان اور اس کے دونوں پلے کس کیفیت و نوعیت کے ہونگے۔ اور اس سے وزن معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہوگا ؟ ان باتوں کا احاطہ کرنا ہماری معقول وافہام کی رسائی سے باہر ہے ۔اسی لیے ہمیں ان کے جاننے کی تکلیف نہیں دی گئی بلکہ ایک میزان کیا اس عالم کی جتنی چیزیں

ہیں بجز اس کے کہ ان کا عام ہم سن لیں اور ان کا کچھ اجمالی سا مفہوم جو قرآن و سنت نے بیان کردیا ہو عقیدہ میں رکھیں۔ اس سے زائد تفصیلات پر مطلع ہونا ہماری حد پرواز سے خارج ہے۔

۷ --- اختلاف قرات کی نشاندھی کرتے ہیں

علامہ عثمانی کہیں کہیں اختلاف قرات و ہجات کی نشاندھی کر کے اس کے مفہوم کو وضاحت کرتے ہیں چنانچہ "سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ" ص ۶۰ ف ۱۲ (الصافات : ۱۳۰) کے تحت لکھتے ہیں

"الیاس کو الیاسین ہی کہتے ہیں۔ جیسے طور سینا کو سینین کہہ دیا جاتا ہے یا الیاسین سے حضرت الیاس کے متبعین مراد ہوں اور بعض نے آل یاسین ہی پڑھا ہے تو یاسین ان کے باپ کا نام ہوگا' یا ان ہی کا نام "یاسین" اور لفظ آل مقحم ہو' جیسے صَلَّیْتُ عَلٰی اٰلِ اِبرَاہِیمَ" وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الغَیْبِ لَا یَعلَمُھَا اِلَّا ھُوَ" میں مفاتیح کی اختلاف قرآت کی توجیہ یوں کرتے ہیں ۔ ص۱۷۹ ف ۴ (الانعام : ۵۹)۔

مفاتیح کو جن علماء نے مفتح بفتح المیم پڑھا ہے اور اس کی جمع قرار دیا ہے انہوں نے مفاتیح الغیب کا ترجمہ غیب کے خزانوں سے کیا ہے اور جن کے نزدیک مفتح بکسر المیم کی جمع ہے وہ مفاتیح الغیب کا ترجمہ مترجم رحمہ اللہ کے مطابق کرتے ہیں ۔ یعنی غیب کی کنجیاں' مطلب یہ ہے کہ غیب کے خزانے اور ان کے کنجیاں صرف خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

۸ --- متقدمین و متاخرین کے تفسیری نکات

علامہ عثمانی متقدمین و متاخرین کے تفسیری مضامین کو جا بجا اپنی تفسیری میں لا کر ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور بعض جگہ ان سے تفسیری اختلاف بھی کرتے ہیں ۔ دیکھیے تفسیر عثمانی ص ۷۳۴ ف ۴ "یَومَ یکشف عن ساق" (القلم آیت : ۴۲) ص۷۳۸ ف ۴ "وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ فَوقَھُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ (الحاقۃ : ۱۷) ص ۳۱۹ ف ۷ فَلَو لَا کَانَتْ قَرْیَۃٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَھَا اِیمَانُھَا اِلَّا قَومَ یُونُسَ (یونس : ۹۸) ص ف وَلَونَشَاءُ لَاَرَیْنٰکَھُمْ فَلَعَرَفْتَھُمْ بِسِیمٰھُمْ (محمد : ۳۰) ص ف

تفسیری اختلاف کے لئے ملاحظہ کیجیے :

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُولٍ وَّلَا نَبِیٍّ ... (الحج : ۵۲)

اَلَا اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُمْ یَحْزَنُونَ (یونس : ۶۲)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیھِم (التوبہ : ۱۰۳)

قَدْ جَاءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (یونس : ۵۷)

۲۔۔کلامی خصوصیات

علامہ عثمانی اس میدان کے شہسوار تھے اور علم کلام پر ان کی تفسیر کے اندر سیر حاصل بحث موجود ہے ان کے طرز استدلال میں منطق و فلسفہ کا خوبصورت متین اور انفرادی رنگ ہے وجود باری تعالی کی ثبوت میں "لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا" ص۴۳۱ ف ۶ (الانبیاء ۲۲) فرماتے ہیں۔

"تعدد آلہہ کے ابطال پر یہ نہایت پختہ دلیل ہے جو قرآن کریم نے اپنے مخصوص انداز میں پیش کی اس کو یوں سمجھو کہ عبادت کا نام ہے کامل تذلل کا اور کامل تذلل صرف اسی ذات کے سامنے کیا جاتا ہے جو اپنے ذات اور صفات میں ہر طرح کامل ہو۔ اسی کو ہم اللہ یا خدا کہتے ہیں ۔ ضروری ہے کہ خدا کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہو ... اب اگر فرض کیجیے آسمان و زمین میں دو خدا ہوں تو دونوں اسی شان کے ہونگے اس وقت دیکھنا یہ ہے کہ عالم کی تخلیق اور علویات و سفلیات کی تدبیر دونوں کی کلی اتفاق سے ہوتی ہے ۔ یا گاہ بگاہ باہم اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ اتفاق کی صورت میں دو احتمال ہیں یا تو اکیلے ایک سے کام نہیں چل سکتا تھا۔ اس لیے دونوں نے مل کر کیا تو معلوم ہوا کہ دونوں سے ایک بھی کامل قدرت والا نہیں ....یہاں سے نتیجہ یہ نکلا کہ اگر آسمان و زمین میں دو خدا ہوتے تو آسمان و زمین کا یہ نظام کبھی کا درہم برہم ہو جاتا ورنہ ایک خدا کا بیکار یا ناقص و عاجز ہونا لازم آتا ہے جو خلاف مفروض ہے "يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ" ص ۳۸۷ ف ۴ (بنی اسرائیل : ۸۵) کے تفسیر میں علامہ عثمانی روح اور اس کی ماہیت و حقیقت کو بڑی تفصیل سے بیان کرتے ہوئے روح کو امر ربی قرار دیتے ہیں۔ اور اسے عقلی دلیل سے یوں واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "دنیا کی مثال ایک بڑے کارخانے کی سمجھو جس میں مختلف قسم کی مشینیں لگی کوئی کپڑا بن رہی ہے کوئی آٹا پیس رہی ہے کوئی کتاب چھاپتی ہے کوئی شہر میں روشنی پہنچا رہی ہے' کسی سے پنکھے چل رہے ہیں وغیرہ' ہر ایک مشین میں بہت سے کل پرزے ہیں جو مشین کی غرض و غایت کا لحاظ کر کے ایک معین اندازے سے ڈھالے جاتے اور لگائے جاتے ہیں۔ پھر سب پرزے جوڑ کر مشین کو فٹ کیا جاتا ہے جب تمام مشینیں فٹ ہو کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ تب الیکٹرک بجلی کے خزانہ سے ہر مشین کی طرف جدا جدا راستہ سے کرنٹ چھوڑ دیا جاتا ہے آن واحد میں ساکن و خاموش مشینیں اپنی اپنی ساخت کے موافق گھومے بنے اور کام کرنے لگ جاتی ہیں ... اسی طرح سمجھ لو حق تعالی نے اول آسمان و زمین کی تمام مشینیں بنائیں جس کو خلق کہتے ہیں ہر چھوٹا بڑا پرزہ ٹھیک اندازہ کے موافق تیار کیا جسے تقدیر کہا گیا ہے "قَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا" سب

کل پرزوں کو جوڑ کر مشین کو فٹ کیا جسے تصویر کہتے ہیں۔ "خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ" یہ سب افعال خلق کی مد میں تھے۔ اب ضرورت تھی کہ جس مشین کو کام پر لگانا ہے گھما دیا جائے آخر مشین کو چالو کرنے کے لئے "امر الٰہی" کی بجلی چھوڑ دی گئی۔ غرض ادھر سے حکم ہوا چل فوراً" چلنے لگی۔ اس امر الٰہی کو فرمایا "اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا" اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ"

مزید کلامی مباحث کے لیے دیکھئے تفسیر عثمانی ص ۳۷۳ ف ۲ "سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا" مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (اسرائیل)

"قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا" وَّ سَلٰمًا" عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ" ص ۴۳۶ ف ۷ (الانبیا : ۶۹)

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ ص ۲۵۴ ف ۱ (التوبہ : ۳۲)

اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ص ۱۷۰ ف ۱ (الانعام : ۲)

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ص ۶۸۴ ف ۷ (الحجرات : ۱۲)

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنّٰى یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ص ۱۸۷ ف ۹ --- ۱۰ (الانعام : ۱۰۱)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ص ۱۸۷ ف ۵ (الانعام : ۹۹)

سائنسی تحقیقات و جدید معلومات

علامہ عثمانی کی تفسیر میں چیدہ چیدہ جدید تحقیقات اور سائنسی معلومات بھی حسب موقع پائی جاتی ہیں "وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ" ص ۳۵۶ ف ۶ (النحل : ۱۵) کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین ابتدائے آفرینش میں مضطربانہ طور پر ہلتی اور کانپتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس میں پہاڑ پیدا کئے۔ جن سے اس کی کپکپی بند ہوئی۔ آج کل جدید سائنس نے بھی اقرار کیا ہے کہ پہاڑوں کا وجود بڑے حد تک زلزلوں کی کثرت سے مانع ہے"۔

کشش اجسام کا نظریہ پیش کرتے ہوئے "اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا" ص ۳۲۹ ف ۶ (الرعد : ۲) کی تفسیر میں لکھتے ہیں اس دنیا کی اس عظیم الشان بلند چھت جو ستونوں کے بغیر قائم ہے ... کشش اجسام کا نظریہ اگر صحیح ہو تو وہ اس آیت کے منافی نہیں۔

شہد اور شہد کی مکھی کے بارے میں جدید معلومات یوں رقمطراز کرتے ہیں "یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ" ص ۳۶۳ ف ۲ (النحل ۶۹)۔

"شہد مختلف رنگ کا نکلتا ہے سفید سرخ' زرد' کہتے ہیں رنگوں کا اختلاف موسم غذا اور مکھی کی عمر وغیرہ

کے اختلاف سے پیدا ہوتا ہے "فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ" ص ۳۶۳ ف ۲ (النحل : ۶۹) کی تفسیر میں لکھتے ہیں بعض اوقات پیٹ میں "کیموس" فاسد ہوتا ہے۔ جو پیٹ میں پہنچنے والی ہر ایک غذا اور دوا کو فاسد کر دیتا ہے اس لئے دست آتے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ مسہلات دی جائیں تاکہ وہ "کیموس فاسد" خارج ہو۔ شہد کے سہل ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔

چونٹیوں کی جدید تحقیق کو آیت "يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ ص ۵۰۴ ف ۳ (النمل : ۱۸) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"علمائے حیوانات نے سالہا سال جو تجربے کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیر ترین جانور اپنی حیات اجتماعی اور نظام سیاسی میں بہت ہی عجیب اور شئون بشریہ سے بہت قریب واقعہ ہوا ہے آدمیوں کی طرح چونٹیوں کے خاندان اور قبائل ہیں۔ ان میں تعاون باہمی کا جذبہ، تقسیم عمل کا اصول اور نظام حکومت کے اوراکات نوع انسانی کے مشابہہ پائے جاتے ہیں"۔

"وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ" ص ۲۰۱ ف ۴ (الاعراف : ۸) کی تفسیر میں جدید میزان کے بارے میں یوں لب کشائی کرتے ہیں:

"اس دنیا کی میزانوں کو دیکھ لو کتنی قسم کی ہیں ۔ ایک میزان وہ ہے جس سے سونا چاندی یا مٹی تولتے ہیں، ایک میزان سے غلہ اور سوختہ وزن کیا جاتا ہے۔ ایک میزان عام ریلوے سٹیشنوں پر ہوتی ہے جس سے مسافروں کا سامان تولتے ہیں۔ ان کے سوا "مقیاس الھوا" یا مقیاس الحرارت وغیرہ بھی ایک طرح کی میزانیں ہیں جن سے ہوا اور حرارت وغیرہ کے درجات معلوم ہوتے ہیں تھرمامیٹر ہمارے بدن کی اندرونی حرارت کو جو اعراض میں سے ہیں تول کر بتلاتا ہے کہ اس وقت ہمارے جسم میں اتنے ڈگری حرارت پائی جاتی ہے جب دنیا میں اتنے میزان ہیں تو اس قادر مطلق کے لئے کیا مشکل ہے کہ ایک حسی میزان قائم کر دے جس سے ہمارے اعمال کے اوزان و درجات کا تفاوت صورۃ و حسا" ظاہر ہوتا ہو۔

مزید سائنسی و تحقیقی معلومات کے لئے رجوع کریں تفسیر عثمانی ۔ ص ۳۴۸ ف ۴

"اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (الحجر: ۱۸)

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا" ۔ ص ۳۷۴ ف ۲ (بنی اسرائیل :۱)

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰئِكَةُ ۔ ص ۲۳۲ ف ۱ (الرعد : ۱۳)

۴۔۔ تاریخی و جغرافیائی معلومات

علامہ عثمانی اپنی تفسیر کو تاریخی و جغرافیائی معلومات سے مزین کرنے کے لئے تاریخ کتب کے حوالہ جات نقل کرتے ہیں ۔ اور اپنے قاری کو جدید معلومات فراہم کرتے ہیں "بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ" ص ۵۷۳ ف ۱ (سبا : ۱۵) میں سد مارب اور قوم سبا کے تفصیل دیتے ہیں اور "قَالُوا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ" ص۴۰۵ ف ۲ (الکہف : ۹۴) کی تفسیر کے تحت یاجوج وماجوج اور ذوالقرنین کے بارے میں تفصیلی حالات درج کرتے ہیں ۔ جنگ بدر اور شرکاء بدر کے بارے میں تفصیلا "فِئَۃٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاُخْرٰی کَافِرَۃٌ یَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَیْھِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ" ص ۵۶ ف ۱ (آل عمران : ۱۳) میں ذکر کرتے ہیں "اَدْنَی الْاَرْضِ" ص ۵۳۸ ف ۶ (الروم : ۳) میں ملک روم کی تاریخ ذکر ہیں "اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی" میں حضور اکرمؐ کی پرورش و نشوونما کی تفصیل بیان کی ۔

۵۔۔ تصوف

علامہ عثمانی نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں چیدہ چیدہ مقامات پر روحانیت و تصوف کی اصطلاحی حقیقتیں پیش کی ہیں۔ اور اپنی قاری کے تزکیہ نفس کی لئے وظائف کی طرف بھی نشاندھی کی ہے ۔

"حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" ص ۲۴۷ ف ۹ (التوبہ : ۱۲۹) کی تفسیر کرتے ہوئے نکتہ بیان کرتے ہیں۔ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ تسبیح پڑھ لے اسے کوئی غم و فکر نہ رہے۔

"وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا" (المزمل : ۸) کے ماتحت لکھتے ہیں :

علاوہ قیام لیل کے دن میں بھی تو بظاہر مخلوق سے معاملات و علائق رکھنے پڑتے ہیں لیکن دل سے اسی پروردگار کا علاقہ سب پر غالب رکھے اور چلتے ہوئے اٹھتے بیٹھتے اسی کی یاد میں مشغول رہے ... یا یوں کہہ لو کہ سب تعلقات اسی ایک تعلق میں مدغم ہو جائیں ... جسے ہونے کے ہاں بے ہمہ و باہمہ یا خلوت در انجمن سے تعبیر کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ سورہ جن کی آیت " عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا" (الجن : ۲۷) کے ماتحت لکھتے ہیں :

"اپنے بھید کے پوری خبر کسی کو نہیں دیتا' ہاں رسولوں کو جس قدر ان کی شان و منصب کے لائق ہو بذریعہ وحی خبر دیتا ہے ... انبیاء کی معلومات میں شک و شبہ کی گنجائش قطعا" نہیں ہوتی' دوسروں کی معلومات میں کئی طرح کے احتمال ہیں۔ اس لئے محققین صوفیا نے فرمایا ہے کہ ولی اپنے کشف کو قرآن و

سنت پر عرض کر کے دیکھے اگر ان کے مخالف نہ ہو تو غنیمت سمجھے ورنہ بے تکلف رد کر دے"

٦---ادبی خصوصیات

ا--- لغوی بحث: جہاں کہیں خاص الفاظ اپنے معانی کے تعین میں اختلاف کے باعث قابل تحقیق ہوئے وہاں علامہ نے اپنی لغت دانی سے تحقیق کے جوہر دکھائے۔ ملاحظہ کریں تفسیر عثمانی:

"اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ" ---(الاحزاب: ۵۶) ص ۵۲۷ ف ۵

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى" (الاعلیٰ: ۱۴: ۱۵) ص ۷۸۸ ف ۸

"وَفَارَ التَّنُّوْرُ" ---- (ھود: ۴۰) ص ۲۹۸ ف ۱۰

"كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ"-- (الصافات: ۴۹) ص ۵۹۶ ف ۱۱

كلام عرب سے استشهاد

علامہ عثمانی اپنی تفسیر میں مفہوم کی وضاحت کے لئے شواہد واستدلال کے طور پر اشعار قدیمہ سے بھی کام لیتے ہیں مثلاً" آیت کریمہ "وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا"" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب کوئی جہالت کی گفتگو کرے تو ملائم بات اور صاحب سلامت کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں ایسوں سے منہ نہیں لگتے ان کا شیوہ وہ نہیں جو جاہلیت میں کسی نے کہا تھا

الا لا یجھلن احد علینا

فنجھل فوق جھل الجاھلینا

ص ۴۸۷ ف ۹ (الفرقان : ۶۳)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانعام: ۲۷)

جس وقت دوزخ کی ذرا سی ہوا لگ جائیگی تو ساری شیخی کرکری ہو جائیگی اور بہزار تمنا یہ درخواست کریں گے کہ ہم کو دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تاکہ آئندہ کبھی اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔

"الآنَ قَدْ نَدِمْتَ وَمَا يَنْفَعُ النَّدَمُ" علامہ عثمانی نے جہاں شگفتہ اور شستہ زبان پیش کی ہے وہاں بہت سے اردو، عربی اور فارسی کے اشعار بھی جابجا مناسب محل ایسے چسپاں کئے ہیں۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ شعراء نے انہی مواقع کے لئے ان اشعار کی تخلیق کی ہے۔

علامہ عثمانی "فَانْظُرْ اِلٰی آثَارِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ کَیْفَ یُحیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا" ص۵۴۵ ف ۵ (الروم)

کے شرح میں پیش کرتے ہیں

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر
ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے سنوار کر
ہے یہ وہ نام ارض کو کر دے سما ابھار کر
اکبر اسی کا ورد تو صدق سے بے شمار کر

محاورات کا استعمال

"وَاِنْ یُّهْلِکُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

یہ احمق اپنے لئے ہلاکت ابدی کا سامان پیدا کر رہے ہیں اور سمجھتے بھی نہیں کہ ہم اپنے ہاتھ سے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑے مار رہے ہیں ص ۱۷۳ ف ۷ (الانعام ۲۶)

"وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ" کے شرح یوں کرتے ہیں۔ ص ۳۱۱ ف ۳ (ھود : ۱۲۲)

"تم میرے لئے حوادث دہر کا انتظار کرتے ہو میں منتظر ہوں۔ چند روز میں پتہ چل جائیگا کہ ظالموں کا اونٹ کس کروٹ بیٹھا ہے"۔

علامہ کی تفسیر میں ظرافت و نکتہ آرائی بھی جا بجا ملتی ہے۔

"حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ" (الرحمان : ۷۲) ص ۷۰۳ ف ۱۰ کی شرح میں نکتہ آرائی کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ذات کی خوبی گھر میں رہنے سے ہے۔

ایک اور جگہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا باپ کا پاس روتے ہوئے آنے کو "وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ" کے ماتحت لکھتے ہیں۔

"اعمس نے خوب فرمایا کہ برادران یوسف کا گریہ و بکا سننے کے بعد ہم کسی شخص کو محض چشم اشکبار سے سچا نہیں سمجھ سکتے۔

تفسیر عثمانی کے متعلق علماء کی آراء :

مولانا ابوالحسن ندوی کہتے ہیں :

اردو زبان میں یہ سب سے اچھا ترجمہ و تفسیر ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی فرماتے ہیں۔

"قدرت قدیمہ نے مولانا شبیر احمد عثمانی کی توجہ تکمیل فوائد اور ازالہ مغلقات کی طرف منعطف فرما کر تمام عالم اسلامی اور بالخصوص اہل معقد کے لئے عدیم النظیر حجت بالغہ قائم کر دی ہے ۔ یقیناً" مولانا نے بہت سی ضخیم ضخیم تفسیروں سے مستغنے کر کے سمندروں کو کوزے میں بھر دیا ہے "۔

خواجہ عبدالعلی فرماتے ہیں ۔

مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنے قلم حقیقت رقم سے ایک طرف بلاغت قرآن کے دریا بہا دیے اور دوسرے جانب معارف فرقانی کے انمول موتی اوراق پر بکھیر دیے۔

مولانا احمد سعید فرماتے ہیں ۔

اردو زبان میں قرآن شریف کے مطالب کا اس قدر بہترین مختصر جامع ذخیرہ اس وقت تک فقیر کی نظر سے نہیں گزرا ۔

سید سلیمان ندوی کہتے ہیں :

ان حواشی سے مرحوم کی قرآن فہمی اور تفسیروں پر عبور اور عوام کے دلنشیں کرنے کے لئے ان کے قوت تفہیم حد بیان سے بالا ہے مجھے امید ہے کہ ان حواشی سے مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچا ہے ۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں ۔

مولانا شبیر احمد عثمانی کے حواشی کے اگر ایک طرف پر مغز ہیں اور مسلک اہل سنت کے مطابق محققانہ تو دوسری طرف ضروریات کے موافق ہیں۔ حکیمانہ پڑھتے جائیے اور معاندین اسلام کے پیدا کئے ہوئے شبہات کی جڑ از خود کٹتی چلی جائے گی اور اصل باطل کی اختراع کی ہوئی کج راہیاں آپ ہی آپ ہباء اہوتی جائیں گی پھر کسی فریق کی دل آزاری ہونا کیا معنی ان کا نام تک نہیں آیا ۔

تجزیہ

تفسیر عثمانی کا برصغیر پاک و ہند کے حواشی و تفاسیر سے موازنہ کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے ۔

۱ علامہ کی تفسیر جامع و مانع ہے اختصار کی جگہ اختصار اور وضاحت و تفصیل کی جگہ اس میں تفصیلات ہیں جبکہ حواشی مختصر ہیں اور تفاسیر میں بہت زیادہ تفصیل ہے جس کے مطالعہ کے لئے بہت زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

۲ علامہ عثمانی کی تفسیر میں فقہی' کلامی اور ادبی رنگ نمایاں ہے ۔

۳ یہ تفسیر نہایت فصیح و بلیغ' شستہ اور شگفتہ اردو زبان میں جابجا ادیبانہ رنگ میں لکھی گئی ہے اس

کا طرز بیان مغلق و خشک نہیں ہے۔

۴ علامہ عثمانی نے تفسیر کی تالیف میں جدید و قدیم تفسیروں کے جا بجا حوالے دیے لہٰذا بے جا نہ ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ یہ تفسیر برصغیر پاک و ہند کی تفاسیر و حواشی کا نچوڑ ہے۔

مراجع و مصادر

۱	الانبالوی	فیض و شفیق صدیقی	حیات شیخ الاسلام ۔ لاہور ادارہ سیرت پاکستان۔
۲	ثروت صولت	تاریخ پاکستان کے بڑے لوگ	لاہور اتحاد پبلی کیشنز ۔ ۱۹۷۲ء
۳	جامعہ پنجاب	تاریخ ادبیات	مسلمانان پاکستان و ہند' لاہور
۴	جامعہ پنجاب	دائرۃ المعارف الاسلامیہ' لاہور	
۵	الشیر کوتی	انوار الحسن	انوار عثمانی کراچی انجمن پریس
۶	الشیر کوتی	انوار الحسن	تجلیات عثمانی پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور
۷	الشیر کوتی	خطبات عثمانی	تعلیمی پریس لاہور ۱۹۷۲ء
۸	عبدالصمد	حیات شبیر احمد عثمانی	لاہور پرنٹنگ پریس
۹	صدیق علی	بے تیغ سپاہی	فضل سنز کراچی ۱۹۶۱ء
۱۰	العثمانی شبیر احمد	اعجاز القرآن	ادارہ اسلامیات لاہور ۱۹۷۵ء
۱۱	العثمانی شبیر احمد	الروح فی القرآن	بجنور مدینہ برقی پریس ۱۹۵۴ء
۱۲	العثمانی شبیر احمد	الشہاب	دارالاشاعت کراچی ۱۹۴۷ء
۱۳	العثمانی شبیر احمد	صدائے ایمان	بجنوز مدینہ برقی پریس ۱۳۵۴ء
۱۴	العثمانی شبیر احمد	العقل و النقل	وفاق پریس لاہور
۱۵	العثمانی شبیر احمد	فتح الملہم شرح صحیح مسلم	مدینہ برقی پریس بجنور ۱۹۵۲ء
۱۶	العثمانی شبیر احمد	قرآن مجید مترجم و محشی	دارالتصنیف کراچی ۱۹۷۵ء
۱۷	العثمانی شبیر احمد	قرآن مجید مترجم و محشی	مطبع عمومی کابل ۲۹۳۶ء
۱۸	العثمانی شبیر احمد	قرآن مجید مترجم و محشی	مطبع دوستی ایران ۱۳۵۴ء
۱۹	العثمانی شبیر احمد	مجموعہ رسائل ثلاثہ	ادارہ اسلامیات لاہور
۲۰	العثمانی شبیر احمد	مقالات عثمانی	ادارہ فروغ اردو لاہور
۲۱	العثمانی شبیر احمد	تفسیر القرآن کریم	شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ سعودی عرب ۱۹۸۹ء